جمعہ | 12-جون 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 12جون 1998ء 16صفر المظفر 1419ہجری 12احسان 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 124

بدظنی سے بچو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب ما ینہیٰ عن التحاسد)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو، تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے، تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔ بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خطاکاروں کو معاف کر دے گا اور نیکوکاروں کو عذاب دے گا۔ ایسا خیال بھی اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس لئے کہ اس کی صفت عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اس کے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں، بالکل ضائع کر دینا اور بیسود ٹھہرانا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی اور ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 246)

دل کی بدظنی انسان کو ناکام و نامراد کر دیتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسی غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صفات الٰہیہ کا مظہر بنے اور اس کی قابلیت خود اس نے انسانی فطرت کے اندر ودیعت کر دی ہے۔ کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اس کی ربوبیت کا مظہر نہیں بن سکتا یا رحمانیت کا مظہر نہیں بن سکتا یا رحیمیت کا مظہر نہیں بن سکتا یا مالک یوم الدین کا مظہر نہیں بن سکتا اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں یہ تمام قابلیتیں رکھ دی ہیں۔ اور اسی کی طرف رسول کریم ﷺ کی یہ حدیث بھی اشارہ کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی مادی شکل نہیں۔ اور نہ اسلام اس کا قائل ہے پس اللہ تعالیٰ کی صورت پر آدم کو پیدا کرنے کا یہی مفہوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے آدم میں صفات الٰہیہ کا مظہر بننے کی قابلیت رکھ دی۔ اب کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ان صفات کو اپنے وجود کے ذریعہ ظاہر نہیں کر سکتا۔ جس طرح خدا تعالیٰ ستار ہے۔ اسی طرح وہ بھی ستار بن سکتا ہے جس طرح خدا شکور ہے اسی طرح وہ بھی شکور بن سکتا ہے۔ جس طرح خدا وہاب ہے اسی طرح وہ بھی وہاب بن سکتا ہے جس طرح خدا رزاق ہے اسی طرح وہ بھی اپنے دائرہ میں رزاق بن سکتا ہے۔ اور در حقیقت اسلامی نقطہ نگاہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب بھی وہی شخص حاصل کرتا ہے جو صفات الٰہیہ کا مظہر بن کر اللہ تعالیٰ سے مشارکت پیدا کر لیتا ہے۔ اور اسی کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ دیکھو آک کا ٹڈا آک کے پتوں میں رہ کر ویسا ہی رنگ اختیار کر لیتا ہے اور تیتری جن پھولوں میں اڑتی پھرتی ہے ان کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ کیا ہم ٹڈوں اور تیتریوں سے بھی گئے گذرے ہیں۔ اور ہمارا خدا نعوذ باللہ آک اور پھولوں سے بھی گیا گذرا ہے کہ ٹڈا اگر آک میں رہتا ہے تو ان کا رنگ قبول کر لیتا ہے تیتریاں جن پھولوں میں رہتی ہیں ان کا رنگ اخذ کر لیتی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے بندے اس کے پاس جائیں اور وہ اس کا رنگ قبول نہ کریں۔ دراصل اپنے دل کی بدظنی ہی ہوتی ہے جو انسان کو ناکام و نامراد رکھتی ہے۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 217)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل ڈش کے متعلق ضروری ہدایت

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کو جاری ہوئے خدا تعالیٰ کے فضل سے چار سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔

آج کل احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات Intelsat-703 پر سی بینڈ پر 57-E دیکھی جا سکتی ہیں اس کی پولیریٹی LHC ہے اور اپریل 1997ء سے اس کی نشریات Global Beam پر نشر کی جا رہی ہیں۔

ایم ٹی اے کی نشریات واضح اور صاف دیکھنے کے لئے مجوزہ ڈش کم از کم 12 فٹ کی ہے لیکن 10 فٹ کی ڈش پر بھی نشریات صاف نظر آتی ہیں۔ بعض اشتہار دینے والے 8 فٹ کی ڈش پر بھی صاف اور واضح نشریات پیش کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اس لئے احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اشتہاری مہمات سے متاثر ہو کر ایم ٹی اے کیلئے 8 فٹ کی ڈش پر انحصار نہ کریں بلکہ ڈیلر سے دس فٹ کی ڈش پر ہی اصرار کریں کیونکہ آٹھ فٹ کی ڈش پر نشریات صاف اور واضح نہیں آتیں اور تصویر پر snowing یعنی دانے بہت ہوتے ہیں۔ اور تصویر میں sharpness بھی نہیں ہوتی۔

احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ایم ٹی اے کی نشریات جو نہایت طاقتور گلوبل بیم پر نشر کی جا رہی ہیں دیکھنے کے لئے عمدہ اور اچھی دس فٹ کی ڈش ہی لگوائیں۔

(نظارت اشاعت سمعی بصری)

اعلان برائے امتحان وظیفہ لجنہ اماء اللہ

○ امتحان وظیفہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ و وظیفہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ 25۔ ستمبر 1998ء بروز جمعہ صبح 9 تا 12 بجے دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان میں ہوں گے۔ طالبات کے لئے اپنی متعلقہ صدر کی تصدیق لانا ضروری ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان)

فون نمبر

○ سوئمنگ پول ربوہ میں ٹیلی فون لگ گیا ہے اور اس کا نمبر 955 ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

واقعاتِ شیریں

حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ دلچسپ اور سبق آموز حکایات

قبولیت آسمان سے اترتی ہے

"تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ وہ لوگوں کی نظر میں بڑا قابل اعتماد بنے اور لوگ اسے نمازی اور روزہ دار اور بڑا پاکباز کہیں اور اسی نیت سے وہ نماز لوگوں کے سامنے پڑھتا اور نیکی کے کام کرتا تھا مگر وہ جس گلی میں جاتا اور جدھر اس کا گذر ہوتا تھا لوگ اسے کہتے تھے کہ یہ دیکھو کہ یہ شخص بڑا ریاکار ہے اور اپنے آپ کو لوگوں میں نیک مشہور کرنا چاہتا ہے۔ پھر آخر کار اس کے دل میں ایک دن خیال آیا کہ میں کیوں اپنی عاقبت کو برباد کرتا ہوں خدا جانے کس دن مر جاؤں گا کیوں اس لعنت کو اپنے لئے تیار کر رہا ہوں میں نے خدا کی نماز ایک دفعہ بھی نہ پڑھی۔ اس نے صاف دل ہو کر پورے صدق و صفا اور سچے دل سے توبہ کی اور اس وقت سے نیت کر لی کہ میں سارے نیک اعمال لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کیا کروں گا اور کبھی کسی کے سامنے نہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا کرنا شروع کر دیا اور یہ پاک تبدیلی اس میں بھر گئی۔ نہ صرف زبان تک ہی محدود رہی۔ پھر اس کے بعد لکھا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو بظاہر ایسا بنا لیا۔ کہ تارکِ صوم و صلوٰۃ ہے اور گندہ اور خراب آدمی ہے مگر اندرونی طور پر پوشیدہ اور نیک اعمال بجا لاتا تھا۔ پھر وہ جدھر جاتا اور جدھر اس کا گذر ہوتا تھا لوگ اور لڑکے اسے کہتے تھے کہ دیکھو یہ شخص بڑا نیک اور پارسا ہے یہ خدا کا پیارا اور اس کا برگزیدہ ہے۔

غرض اس سے یہ ہے کہ قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے اولیاء اور نیک لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں وہ اپنے صدق و صفا کو دوسروں پر ظاہر کرنا عیب جانتے ہیں۔ ہاں بعض ضروری امور کو جن کی اجازت شریعت نے دی ہے یا دوسروں کو تعلیم کے لئے اظہار بھی کیا کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص 249-250)

عزت خاکساری میں ہے

○ "ایک مجلس میں بایزید" وعظ فرمارہے تھے۔ وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا اس کو آپ سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسماعیل کو لے لیا کیونکہ وہ لوگ عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں۔ سو اس شیخ زادے کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے۔ کہاں سے ایسا صاحب خوارق آگیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہماری طرف نہیں آتے۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزید پر ظاہر کیں تو انہوں نے ایک قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لیمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی۔ پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے میں ایک مصفا چیز ہوں اور طہارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہوں۔ لیکن نیچے ہوں۔ اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں۔ تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں۔ جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی۔ ایک زمانہ تھا۔ جب میں بویا گیا زمین میں مخفی رہا۔ خاکسار ہوا پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا۔ پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا کولھو میں پیسا گیا۔ پھر تیل بنا اور آگ لگائی گئی کیا ان مصائب کے بعد بھی میں بلندی حاصل نہ کرتا؟ یہ ایک مثال ہے کہ اہل اللہ مصائب کے بعد درجات پاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول ص 25-26)

نیکی کا اجر ضائع نہیں ہوتا

○ "مجھے یاد آیا تذکرۃ الاولیاء میں میں نے پڑھا تھا۔ کہ ایک آتش پرست بڈھا نوے برس کی عمر کا تھا۔ اتفاقاً بارش کی جھڑی جو لگ گئی ہے تو وہ اس جھڑی میں کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا تھا۔ کسی بزرگ نے پاس سے کہا کہ ارے بڈھے تو کیا کرتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ بھائی چھ سات روز متواتر بارش ہوتی رہی چڑیوں کو دانہ ڈالتا ہوں۔ اس نے کہا کہ تو عبث حرکت کرتا ہے تو کافر ہے تجھے اجر کہاں۔ بوڑھے نے جواب دیا مجھے اس کا اجر ضرور ملے گا۔

بزرگ صاحب فرماتے ہیں کہ میں حج کو گیا تو دور سے کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بڈھا طواف کر رہا ہے۔ اس کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا اور جب میں آگے بڑھا تو پہلے وہی بولا کہ میرا دانے ڈالنا ضائع گیا یا ان کا عوض ملا؟ اب خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کافر کی نیکی کا اجر بھی ضائع نہیں کیا تو کیا مسلمان کی نیکی کا اجر ضائع کر دے گا۔"

(ملفوظات جلد اول ص 46)

اظہارِ دردِ دل

تُو ہے پیارا اس لئے ہے ہم کو پیاری زندگی
ورنہ کیا ہم اے خدا اور کیا ہماری زندگی

کر دے تو سرسبز پھر نخلِ امید و آرزو
ہے مری افسردہ اے بادِ بہاری زندگی

اس لئے جیتا ہوں میں دل میں تمہاری یاد ہے
زندگی میری نہیں یہ ہے تمہاری زندگی

اِک محبت کی نظر پر جان و دل تم پر نثار
اِک نگاہِ لطف پر قربان ساری زندگی

کیا کرے گا دیکھ کر وہ تختِ شاہی کی طرف
جس نے تیرے آستانہ پر گزاری زندگی

وہ بھی کوئی زندگی ہے جو کٹے تیرے بغیر
ہو رہی ہے اب تو وقفِ آہ و زاری زندگی

کاش نبھ جائے کسی صورت سے یہ عہدِ وفا
یہ نہ ہو ہو جائے نذرِ شرمساری زندگی

نام ہے دردِ محبت کا سکونِ دائمی
اس کی بے چینی ہے راحت۔ بیقراری زندگی

شعبدہ بازی ہے کیفِ سیمیا[1] اے دلق[2] پوش
چند روزہ کھیل ہے یہ اے مداری زندگی

نُورِ ایماں ہو تو رہتی ہے ہمیشہ آب و تاب
عشق سے پاتی ہے گوہرؔ آب داری زندگی

حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہرؔ

1 مسمریزم
2 گدڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

گھر کی جنت

اولاد کب آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہے

سورۃ فرقان کی آیت 76 کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:-

"قرآن کریم فرماتا ہے کہ جب تک دونوں فریق ایک دوسرے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک نہ بنیں۔ اس وقت تک یہ توقع رکھنا کہ اولاد سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوگی یہ ایک فرضی بات ہے اور اس میں ایک بہت ہی گہری حکمت بیان فرمائی گئی ہے جس کا انسانی نفسیات سے گہرا تعلق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ والدین جو ایک دوسرے سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتے ہیں ان کی اولادیں ہمیشہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہیں۔ تربیت میں یکجہتی پائی جاتی ہے اور ایک ہی مزاج کے ساتھ بچے پرورش پا رہے ہوتے ہیں اور وہ ماں باپ جو ایک دوسرے سے سچا پیار کرنے والے اور ایک دوسرے کا ادب کرنے والے اور ایک دوسرے کا لحاظ کرنے والے ایک دوسرے کی ضروریات کی طرف دھیان رکھنے والے اور اخلاق سے پیش آنے والے ماں باپ ہوتے ہیں ان کی اولاد بھی اپنے ماں باپ سے پیار کرنے والی بنتی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نسبتاً بہتر تعلقات قائم کرتی ہے اور ایسی اولاد پھر ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے تو قرآن کریم نے دعا میں بھی کیسی عمدہ ترتیب پیش نظر رکھی۔

آنکھوں کی ٹھنڈک اور بالائی منزل

فرمایا:- پہلے یہ دعا کیا کرو کہ اے خدا! ہمیں ایک دوسرے کی آنکھوں کی ٹھنڈک تو بنا دے اور جب ہم ایک دوسرے کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں گے تو پھر ہمارا یہ حق بنتا ہے کہ تجھ سے یہ التجا کریں کہ اگلی منزل بھی ہمیں عطا کر جو اسی مضمون کی بالائی منزل ہے یعنی پہلے ہمیں ایک دوسرے کی آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر۔ پھر ہم اولاد کی طرف سے بھی آنکھوں کی ٹھنڈک پانے والے ہوں تو دو مضمون اوپر تلے بیان ہوئے ہیں۔ اور ایک کا دوسرے سے ایسا تعلق ہے جیسے ایک منزل کے اوپر ایک اور منزل تعمیر کرلی گئی ہو اور اس کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں بالاخانے عطا کئے جائیں گے اور وہ ان بالاخانوں میں تحائف پائیں گے۔ تحیۃً تحفے کو کہتے ہیں یعنی ایسی نعمتیں پائیں گے جو ان کے اعمال کی جزاء نہیں ہوں گی بلکہ اس کے علاوہ محض خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجے میں انہیں عطا ہوں گی۔ وسلاماً اور سلامتی پائیں گے......

دائمی عزت اور شرف

خالدین کا پہلا معنی یہ ہوگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی گھروں کی جنتوں کی حفاظت کی جائے گی اور ان کی ساری زندگی امن اور سکون سے کٹے گی اور کبھی یہ نہیں ہوگا کہ کچھ عرصے کے بعد بیویوں کے دل خاوندوں سے بھر جائیں اور خاوندوں کے بیویوں سے بھر جائیں اور ان کی جنت جو ہے جہنم میں تبدیل ہو جائے۔ وہ ایسے نیک لوگ ہیں جن کے گھر ہمیشہ ان کے لئے بالاخانے بنے رہیں گے یعنی عزت اور شرف کا مقام بنے رہیں گے اور ان سے اس دنیا میں اس مقام کو کوئی نہیں چھین سکے گا۔ اس پر یہ دوام پائیں گے۔ دوسرا خالدین کا معنی پہلی آیت کے دوسرے حصے سے تعلق رکھتا ہے۔ فرمایا ان کی اولادوں کے لئے بھی یہ دعائیں سنی جائیں گی اور نسلاً بعد نسلٍ یہ جنت تو ان میں چلتی چلی جائے گی......"

دعا کی بے قدری کا انجام

پھر فرمایا:- (-) فرمایا تمہاری تمہارے رب کو کچھ بھی پرواہ نہیں اگر تمہاری دعائیں نہ ہوں۔ تم نے دعاؤں کی اہمیت کو جانا نہیں۔ ان کی بے قدری کی ہے۔ اس مضمون کو بھلا بیٹھے ہو۔ پس اس کے نتیجے میں جو برائیاں تمہارے حصے میں آئیں گی وہ تمہیں چمٹ جانے والی ہوں گی.......

ایک عظیم دعا

بعض دفعہ جن کی خواہشات ان کے نیک اعمال کے مطابق ہوں ان کو لمبی دعاؤں کی بھی احتیاج نہیں ہوتی۔ ان کی ایک آہ ہی دعا بن جاتی ہے اگر ایک ماں باپ ایسے ہیں جو ہر وقت اپنی اولاد میں نیکی تلاش کرتے ہیں اور نیکی نہ نظر آئے تو ان کے دل سے آہ نکلتی ہے وہی آہ ان کی دعا ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اس پر محبت اور پیار کی نظر ڈالتا ہے اور وہ جو دنیا پر راضی ماں باپ ہیں وہ بعد میں اپنی اولاد کو جب بے راہ رو ہوتے دیکھتے ہیں' ان کی لڑکیاں غیروں کے ساتھ بھاگ رہی ہیں' ان کے لڑکے ہاتھوں سے نکل رہے ہیں تو پھر وہ روتے ہیں پیٹتے ہیں اور دعاؤں کے لئے لکھتے ہیں۔ یہ ساری بے حقیقت باتیں ہیں......

تربیت اولاد

پس ہم نے چونکہ سب دنیا میں اپنی اولاد کی تربیت کرنی ہے اور آئندہ بہت لمبے عرصے تک اپنی نسلوں کو خالدین فیھا کے مطابق بنانا ہے۔ یعنی خدا کا یہ وعدہ کہ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے' اس کے متعلق ہم نے کوشش کرنی ہے کہ ہماری نسلوں کے حق میں بھی یہ وعدہ پورا ہو اور وہ ان اعلیٰ اور بلند اور ارفع مقامات پر ہمیشہ رہنے والے بن جائیں۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ وہ زندگی اختیار کریں اور تربیت کے وہ رنگ ڈھنگ سیکھیں جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے کھول کھول کر مضمون بیان فرمائے ہیں اور کھول کھول کر ہمیں تربیت کے طریقے سکھا دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن توفیق عطا فرمائے۔

(اقتباسات از خطبہ جمعہ 29 جون 1990ء)

دعا کب مقبول ہوتی ہے

فرمایا۔...... پس وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے تنافر کے باوجود ان سے مزاج کی دوری کے باوجود اور اس بحث میں پڑے بغیر کہ قصور ان کا ہے یا بیوی کا ہے' دیانتداری اور اخلاص کے ساتھ خدا کے حضورؐ اپنے معاملات کر دیتے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم اپنے تعلقات کو سلجھا نہیں سکے۔ اگر ایک مرد ہے تو یہ دعا کرے گا اور عورت ہے تو وہ بھی یہ دعا کرے گی کہ جہاں تک میری کوششوں کا تعلق ہے اگر ان کو دیکھا جائے تو اب تک تو یہ گھر سدھر نہیں سکا اور ہمارے تعلقات میں اسی طرح تلخیاں چلی آرہی ہیں میں خلوص نیت سے یہ چاہتا ہوں یا چاہتی ہوں...... کہ جیسے تو نے ہمیں سکھایا ہم ایک دوسرے سے سکینت حاصل کریں اور ایک دوسرے سے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل کریں۔ یہ دعا کرنے سے پہلے مقبول ہو جاتی ہے.......

دعا کے بغیر گھر کا سکون نہیں مل سکتا

جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے جن لوگوں کے آپس کے تعلقات بگڑے ہوئے ہوں یا نہ بھی بگڑے ہوئے ہیں تو ان میں رعونت کا دخل ہو اور دونوں طرف انانیت کا دخل ہو یا بچپن کی غلط تربیتوں نے ان کو اس بات کا اہل ہی نہ چھوڑا ہو کہ حسن معاشرت کر سکیں۔ ایسے لوگ یہ دعا نہیں کر سکتے اور جب تک یہ دعا نہ کریں ان کے حالات بدل نہیں سکتے۔ ان تعلقات پر جب نظر پڑتی ہے تو بہت سے مختلف ایسے گوشے ہیں جن میں ہمیں بہت ہی زیادہ تکلیف دہ صورتحال دکھائی دیتی ہے۔ میں ان تمام امور کا ذکر تو یہاں نہیں کر سکتا جو مجھ تک مختلف ذرائع سے پہنچتے رہتے ہیں اور نفسیاتی لحاظ سے ویسے ہی مجھے ایک اندازہ ہوتا ہے کہ بگڑے ہوئے گھروں میں یہ کچھ ہو رہا ہوگا۔ لیکن بعض باتیں ایسی تکلیف دہ ہیں کہ جن کا واضح طور پر ذکر کرنا ضروری ہے۔ بعض خاوند ایسے ہیں جو اپنی بیویوں سے نہ صرف یہ کہ درشتی سے پیش آتے ہیں بلکہ ان کو ہمیشہ بدظنی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ گویا یہ عورت چال چلن کی اچھی نہیں ہے حالانکہ ان کے پاس کوئی ادنیٰ سا بھی قرینہ اس بات کا نہیں ہوتا کہ اس عورت کے متعلق کوئی ایسی غلط سوچ کو وہ اپنے دماغ میں جگہ دے سکیں...... پس انسان کو اپنے اندرونے کا بھی خود پتہ نہیں ہے اور اپنے رفیق حیات کے اندرونے کا بھی کچھ پتہ نہیں ہے یعنی ان مقامات پر نظر نہیں ہے جو درحقیقت بعض وقت غیر معمولی اہمیت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس لئے جو بھی چاہیں آپ تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے کوششیں کریں جب تک دعا سے مدد نہیں مانگیں گے آپ کے تعلقات سدھر نہیں سکتے اور آپ خطرات کے مقام سے باہر نہیں آسکتے۔

تقویٰ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کی ان باتوں پر نظر ہے اور جب انسانی تعلقات دباؤ میں آتے ہیں تو تقویٰ کام آتا ہے اس وقت حسن خلق کام نہیں آیا کرتا کیونکہ اخلاق کی بنیاد بعض دفعہ تقویٰ پر ہوتی ہے اور بعض دفعہ ایک عام تربیت پر ہوتی ہے۔ یعنی دنیا میں ایک انسان کو جس قسم کی طبیعت میسر آئے اس کی وجہ سے اخلاق پر اچھا اثر پڑ سکتا ہے اور بعض قوموں کے جو خدا کی قائل نہیں بھی ہیں۔ اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اخلاق جو تقویٰ پر مبنی نہ ہوں۔ جو خدا کی ذات پر ایمان پر مبنی نہ ہوں۔ وہ دباؤ میں آکر ہمیشہ بے معنی اور بے حقیقت ہو جایا کرتے ہیں۔ پس ظاہری اخلاق کے لحاظ سے آپ کا گھر چاہے جنت بھی بنا ہوا ہو اگر ان کی اخلاق کی بنیاد تقویٰ پر نہیں ہے تو ہرگز اس جنت کو بقا کی کوئی ضمانت نہیں ہے لیکن اگر تقویٰ پر مبنی ہے تو جتنا زیادہ مشکل پیش آئے اتنا ہی زیادہ انسان کو ایک دوسرے کی خوبیوں کا علم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مصیبت کے وقت اگر بیوی قربانی کر رہی ہے اور تعاون کر رہی ہے اگر مشکل کے وقت خاوند قربانی کر رہا ہے اور تعاون کر رہا ہے تو چونکہ یہ تعاون تقویٰ کی بناء پر ہوتا ہے اور معاشرے کے دباؤ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس وقت انسان کے جوہر ایک غیر معمولی جاذبیت کا موجب بن کر ابھرتے ہیں اور ایسے واقعات کے گزر جانے کے بعد میاں بیوی کے تعلقات پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ ان میں ایک محبت کا عنصر ہی نہیں رہتا' ان میں گہری قدر کا عنصر شامل ہو جاتا ہے۔

پس اس دعا کو غیر معمولی اہمیت دینے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔.....

دعا کا یہ دوسرا حصہ واجعلنا للمتقین اماما انسان کی توجہ ان تعلقات کے مآل اور مقاصد کی طرف پھیر دیتا ہے۔ یعنی یہ دعا یہ خیال پیدا کرتی ہے کہ ہمیں صرف حال پر راضی نہیں رہنا چاہئے بلکہ مستقبل کی تلاش کرنی چاہئے اور جب تک ہم متقیوں کے پیش رو نہ بن جائیں اس وقت تک ہمیں آپس کے تعلقات میں خوش ہونے کا کوئی جواز نہیں ہے یعنی یہ دعا اس طرف توجہ دلاتی ہے۔ چنانچہ جن کے تعلقات اچھے ہیں ان کے تعلقات میں یہ دعا تقویٰ کے رنگ بھرنے لگتی ہے کیونکہ متقیوں کا امام ہونے کی دعا اس طرف بھی اشارہ کرتی ہے کہ اگر تم واقعۃً متقیوں کا امام بننا چاہتے ہو تو تقویٰ میں ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔.....

پس اس پہلو سے اس دعا کے اس رخ پر بھی نگاہ کریں کہ اس دعا کا بالآخر کیا انجام ہے۔ اس کے دو کنارے ہیں۔ ایک وہ جو مستقبل کی طرف چلنے کا رستہ ہے اور اس میں وہ ذریات ہیں جو ہمیشہ ایک دوسرے کے بعد آتی چلی جائیں گی اور جن کے لئے تقویٰ کی آپ دعا کر رہے ہیں۔

یہ دعا ماضی پر اثر رکھتی ہے

دوسرے امامت کے لحاظ سے یہ دعا ماضی پر اثر دکھاتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ اگر تم متقی نہ بنے تو اس امام کے غلاموں میں تمہارا شمار نہیں ہوگا کیونکہ اسے خدا نے ہمیشہ کے لئے متقیوں کا امام بنا دیا ہے۔ پس اس پہلو سے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یہ دعا ایک حیرت انگیز طور پر وسیع اثر دکھانے والی دعا ہے اور اس دعا کے بغیر ہم حقیقت میں زندگی کے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم آخر

لئیق احمد عابد

روحانی بصیرت سے معمور اور جاں نثار وجود

حضرت حافظ معین الدین صاحب عرف معنا (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

حقیقت یہ ہے کہ حافظ صاحب حضرت صاحب کا استعمال شدہ کوٹ کس طرح کسی کو دے دیتے کہ جس کو استعمال کرکے وہ بعد میں آنے والے بادشاہوں تک کے لئے قابل رشک مقام پا گئے۔

ایک مرتبہ حضرت اقدس نے حافظ صاحب سے کہا کہ "حافظ کوئی شعر یاد ہو تو سناؤ" حافظ صاحب نہ تو شاعر تھے اور نہ ہی کوئی خوش گوار آواز تھی۔ مگر یہ محسوس کرکے کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ کچھ پنجابی کے پرانے شعر سناتے رہے۔ پھر حافظ صاحب کا یہ معمول بن گیا کہ جہاں خدمت کرتے وہیں کچھ شعر بھی سناتے اور حضرت صاحب خاموش رہتے۔ حافظ صاحب نے محسوس کیا کہ حضرت صاحب بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور اب ان کے اس شوق نے اور ترقی کی اور وہ ہر روز کچھ نہ کچھ شعر حفظ کرتے۔ کبھی دیوان حافظ کے شعر پیر افتخار احمد صاحب کے پاس جا کر یاد کرتے۔ ایک دو مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کے پاس بھی آئے کہ کچھ شعر بتاؤ۔ جب انہوں نے وجہ پوچھی تو بڑی محبت اور سرور سے کہا کہ میں جب پڑھتا ہوں تو حضرت صاحب خوش ہوتے ہیں۔

انہی دنوں میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب بھی کپور تھلہ سے قادیان تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ شعر گوئی کا سلسلہ دیکھا تو ایک روز حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کیا سنتے رہتے ہیں۔ حافظ صاحب سونے بھی نہیں دیتے۔ نہ ہی یہ خوش آواز ہیں۔ سب کو تکلیف ہوتی ہے آپ کس طرح سنتے رہتے ہیں۔

اس پر حضرت اقدس نے جو جواب دیا وہ از خود حضور کی کیفیت قلبی کا آئینہ دار ہے۔ فرمایا

مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہے کہ یہ کیا سناتے ہیں اور نہ میں اس خیال سے سنتا ہوں کہ یہ کوئی خوش آواز ہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میرے دماغ میں دین کی حالت اور عیسائیوں کے حملوں کو دیکھ کر جوش اٹھتا ہے اور بعض اوقات مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ دماغ پھٹ جائے گا۔ چونکہ حافظ صاحب بڑے اخلاص سے کمر دبانے کے لئے آ جاتے ہیں۔ میں نے اپنی توجہ کو دوسری طرف بدلنے کے لئے ان کو کہہ دیا کہ کوئی شعر یاد ہو تو سناؤ۔ اب یہ بیچارہ نہایت اخلاص سے سناتا ہے۔ اگر آپ کو ناپسند ہو تو ان کو منع کر دیا جائے۔"

حافظ صاحب چونکہ نابینا تھے اور علوم ظاہری سے ان کو حصہ نہ ملا تھا۔ لیکن بصارت سے محروم یہ شخص اعلیٰ درجہ کی بصیرت اور دل کا نور رکھتا تھا۔ سچے علوم اور معرفت کا خزانہ ان کے پاس تھا۔ دعوت الی اللہ کا بہت جوش رکھتے تھے۔ اور اس میدان میں قابل تقلید مثالیں قائم کی ہیں۔ محترم شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ایک ایسا واقعہ بیان کرتے ہیں جس کے صرف وہی گواہ ہیں تحریر کرتے ہیں کہ ایک روز کا ذکر ہے میں اپنے گھر میں عشاء کی نماز کے بعد لیٹا ہوا تھا کہ میرے کان میں تلاوت کی آواز آئی۔ اور آواز بھی حافظ معین الدین صاحب کی۔ میں حیران ہوا کہ یہ کیا بات ہے۔ آخر میں اندر سے نکل کر برآمدے میں آ گیا۔ موسم سرما کے دن تھے میرے مکان کے پاس حضرت صاحب کی دائی کا گھر ہے اس کے دو بیٹے میاں حاکو اور میاں ناکو چونکہ مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین کے معتمد اور کارندے تھے اور اس وجہ سے ان کو وہاں کے دوسرے باشندوں پر ایک قسم کی حکومت حاصل تھی اور ان میں ایک قسم کی سختی پیدا ہو گئی تھی۔ برآمدہ میں آنے پر مجھے معلوم ہوا کہ حافظ معین الدین صاحب ان کی ڈیوڑھی میں ان کو وعظ کر رہے ہیں۔ وہاں جانے پر میرے تعجب کی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ ان کے گھر کے سب چھوٹے بڑے بیٹھے ہوئے ہیں اور حافظ صاحب کو نہایت ادب سے انہوں نے بٹھایا ہوا ہے جب حافظ صاحب وعظ ختم کرکے وہاں سے چلے تو میں بھی نکلا۔ میرے ساتھ ہی میرے مکان پر آئے اور مجھ کو کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو کوئی وعظ نہیں کرتا۔ لوگ ان سے ڈرتے ہیں تو میں نے کہا کہ میں کیوں نہ کروں اگر چار گالیاں بھی دے لیں گے تو میرا کیا بگڑتا ہے۔ حق تو پہنچ جائے گا۔ میرے ذمہ تو جواب نہ رہے گا کہ تو نے کیوں نہ پہنچایا۔"

پھر حافظ صاحب نے کہا ان کے سوا دو آدمی اور ہیں ان کو بھی وعظ کرنا ہے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ کہا۔ ایک میراں بخش حجام ہے وہ اپنے آپ کو تمام دنیا کا عقلمند سمجھتا ہے۔ اور ایک اور ہے مگر وہ مرد نہیں۔ وہ تائی صاحبہ ہیں ان کو بھی میں نے ضرور وعظ کرنا ہے۔ ان کی طبیعت بھی سخت ہے۔ چونکہ ہمیشہ انہوں نے حکومت کی ہے اس لئے وہ کسی کی بات نہیں مانتے۔ اور حافظ صاحب کی یہ تڑپ کیسا رنگ لائی کہ اس خاندان کے سب لوگ احمدی ہو گئے اور حضرت تائی صاحبہ سلسلہ میں داخل ہو کر اس الہام کو پورا کرنے والی ہوئیں جو "تائی آئی" کے الفاظ میں ہوا تھا۔

ان کی شخصیت میں ایک عجیب بات یہ بھی نظر آتی ہے کہ محتاج اور معذور ہونے کے باوجود مخلوق خدا کی جسمانی بھوک مٹانے کے لئے سرگرم ہیں۔ اس ضمن میں میر مہدی حسن صاحب مجروح اپنی زندگی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان پر عسر کی حالت تھی۔ گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا اور نہ ہی پاس رقم کہ بازار سے کچھ خرید کر لا سکیں۔ کسی سے ادھار لے کر گاجریں خریدیں اور دن کے وقت بچوں کو وہ کھلا دیں۔ لیکن رات کو کھانے کے لئے کچھ بھی نہ تھا۔ بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دیا۔ عشاء کی نماز پڑھ کر خود بھی چارپائی پر لیٹ گئے کہ اتنے میں دروازہ کھٹکنے کی آواز آئی۔ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا

"لو وہ فرشتہ آیا"

جس کا مطلب یہ تھا کہ خدا نے کھانے کے لئے کچھ سامان بھیجا ہے۔ دروازہ کھولنے پر معلوم ہوا کہ حافظ معین الدین صاحب تشریف لائے ہیں۔ پوچھا کہ اس وقت کیوں تکلیف فرمائی۔ تو فرمایا کہ

میں نماز عشاء کے بعد سونے لگا تھا کہ یکایک میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ فلاں کا حال پوچھنا چاہئے۔ اس لئے آیا ہوں۔ میرے پاس کچھ روٹیاں آئی تھیں میں نے کہا کہ میرے پاس رکھی ہوئی صبح تک خراب ہو جائیں گی اس لئے تمہارے پاس لایا ہوں۔ تمہارے بچے کھا لیں گے۔"

مہدی حسن صاحب مجروح نے کہا بچے تو آرام سے پڑ کر سو رہے ہیں۔ آپ نے اس وقت بڑی تکلیف اٹھائی۔ تو فرمایا۔ اچھا آپ کھا لیں گے۔ میر صاحب نے اپنی بیوی سے کہا کہ یہ خدا کا بھیجا ہوا رزق آیا ہے اس سے انکار نہیں کرنا۔ حافظ صاحب نے آٹھ روٹیاں عنایت کیں۔ اس کے بعد ایک روپیہ نکال کر دیا۔ اور کہا کہ یہ پیسے بھی لے لو۔ میر صاحب بیان کرتے ہیں میں نے بہت زور سے منع کیا کہ آپ نابینا ہیں ہم کو آپ کی خدمت کرنی چاہئے اس سے معاف فرمایا جائے تو آپ نے اسی اصرار سے کہا کہ منظور کر لو۔ اب رد کرنا اچھا نہیں۔ میں نے اس کو بھی خدا کی امداد سمجھ کر رکھ لیا اور آئندہ کے لئے حافظ صاحب کو روکا کہ ایسا نہ کیا کریں۔ آپ نے فرمایا

"اللہ تعالیٰ جو مجھ سے کراتا ہے وہ کرتا ہوں۔ آپ کیوں منع کرتے ہیں۔ میرا سب کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے ہے۔"

جب ہم حضرت حافظ معین الدین صاحب کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمدردی خلائق کے عجیب پہلو کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ مکرم شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب لکھتے ہیں کہ

"حافظ معین الدین صاحب کی زندگی میں ایسے واقعات ملتے ہیں جو نہایت حیرت انگیز ہیں۔ ان کی یہ قربانی اور ایثار بنی نوع انسان تک ہی محدود نہ تھی بلکہ وہ جانوروں تک بھی اس کو وسیع کرتے تھے جس مکان میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رہتے تھے پہلے نہایت خستہ حالت میں ایک کھنڈر سا پڑا ہوا تھا اس کے ایک حصہ میں ایک مرتبہ ایک کتیا نے بچے دئے ہوئے تھے۔ اور بارش کے ایام تھے میں نے ایک دن دیکھا کہ حافظ صاحب گرتے پڑتے' نہایت تکلیف سے ادھر کو جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا! حافظ صاحب کدھر کو جا رہے ہو تو جواب میں اپنی عادت کے مطابق پوچھا کہ کون؟ شیخ صاحب ہیں۔ پھر (آپ پر سلامتی ہو) کہنے کے بعد کہا کہ بھائی ایک کتی نے بچے دئے ہوئے ہیں۔ میرے پاس روٹی پڑی ہوئی تھی۔ میں نے کہا کہ جھڑی کے دن ہیں اس کو ہی ڈال دوں۔"

حافظ معین الدین صاحب کی زندگی میں انفاق فی سبیل اللہ بھی نمایاں شان رکھتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے متعدد مرتبہ حافظ صاحب کے اس طرز عمل کو بطور نمونہ بیان فرمایا ہے۔ ان کی حالت یہ تھی کہ ماہوار اور مستقل چندہ کے علاوہ جب بھی ان کے پاس کچھ آ جاتا تو فوراً جا کر حضرت صاحب کی خدمت میں دے آتے۔ باوجودیکہ حضرت صاحب ان کو فرماتے کہ "حافظ تیری ضرورتوں میں کام آئے گا تو رکھ۔" وہ ہمیشہ یہ عرض کرتے کہ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں ہے سلسلہ کی کسی ضرورت میں صرف کر دیا جائے۔ المختصر یہ کہ ان کی زندگی اس بات سے عبارت تھی کہ

؎ جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

جب انہیں حضرت صاحب کی وفات کی خبر ملی تو اول تو انہیں اس بات کا یقین ہی نہیں آتا تھا کیونکہ انسان جب کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کی جدائی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن جب انہیں یقین ہو گیا تو انہیں سخت صدمہ ہوا۔ اس غم کا اظہار صرف چند الفاظ میں کیا۔ لیکن یہ الفاظ اس قدر غم میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ نوحہ و مرثیہ کی ضخیم کتابوں پر حاوی نظر آتے ہیں۔ کہا

میں آج محسوس کرتا ہوں کہ یتیم ہو گیا ہوں۔ اب آپ کے بعد زندہ رہنے کا مزہ نہیں۔ مگر یہ امر اپنے اختیار میں نہیں۔"

یعنی اگر ممکن ہو تو اپنے محبوب کے ساتھ ہی اس دنیا کو چھوڑ دوں۔

حضرت صاحب کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ سے نہایت وفا کا تعلق رہا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ نمازوں کا ساتھی۔ خادم' خدمت سے برکت حاصل کرنے والا۔ قدرت ثانیہ کا شیدائی۔ مخلص اور ہمدرد انسان 16۔ جولائی 1919ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ اور یوں یہ غمزدہ عاشق صرف 11 سال بعد اپنے محبوب کے پاس چلا گیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

☆......☆......☆......☆

روپ بدل گیا

حضرت مصعب بن عمیرؓ مکہ کے ایک مالدار گھرانے کے چشم و چراغ تھے انہوں نے اس قدر ناز و نعم سے پرورش پائی تھی کہ مکہ میں کوئی ثانی نہ رکھتے تھے۔ عمدہ سے عمدہ لباس پہنتے اور اعلیٰ سے اعلیٰ خوراک کھاتے۔ نہایت بیش قیمت خوشبوئیں اور عطریات استعمال کرتے۔

اسلام لانے کے بعد ایک عرصہ تک تو اسے پوشیدہ رکھا۔ مگر ایک روز ایک مشرک نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا۔ اور آپ کی ماں اور دوسرے اہل خاندان کو خبر کر دی جنہوں نے آپ کو فوراً قید کر دیا۔ ایک عرصہ تک آپ قید و بند کے مصائب نہایت صبر کے ساتھ برداشت کرتے رہے۔ اور موقعہ ملنے پر حبشہ کی راہ لی۔ لکھا ہے قید میں ان کا بدن بھاری ہو گیا۔ رنگ و روپ بدل گیا۔ اس حال کو دیکھ کر ماں بھی لعنت ملامت کرنے سے باز آ گئی تھی۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 116 دار بیروت۔ بیروت۔ 1957ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد طاہر مرزا

حاصلِ مطالعہ

معروف عالم دین مولانا وحید الدین خان صاحب کی کتاب فکر اسلامی : افکار اسلامی کی تشریح و توضیح سے چند اقتباسات۔ یہ اقتباسات اس کتاب کے ایڈیشن اول سے لئے گئے ہیں۔ جو دارالتذکیر لاہور سے 1996ء میں شائع ہوئی ہے۔

افکار کی عالمی اشاعت کے جدید ذرائع

موجودہ زمانہ میں پہلی بار یہ ممکن ہوا کہ افکار کی اشاعت عالمی سطح پر بے روک ٹوک اور انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ جاری کی جا سکے۔ ایسی اسلامی یونیورسٹی بنائی جائے جو تمام دنیا کے لئے علوم الٰہی کا سرچشمہ بن جائے۔ ایسا ریڈیو اسٹیشن اور ٹی وی اسٹیشن قائم کیا جائے جہاں سے بیک وقت تمام اہل عالم کو خطاب کیا جا سکتا ہو۔ ایسا اقتصادی ہاؤس بنایا جائے کہ حکومتوں کے تعاون سے بے پروا ہو کر تمام اسلامی سرگرمیوں کو خود اپنی بنیاد پر جاری کیا جا سکے۔

اسی کے ساتھ موجودہ زمانہ میں پہلی بار یہ ممکن ہوا کہ اسلامی اخلاقیات کا عمومی مظاہرہ کیا جا سکے۔ جدید طرز کے ہسپتال' جدید طرز کے رفاہی ادارے' معذور افراد کے لئے جدید معیار کی سہولتیں۔ اور اس قسم کے دوسرے بہت سے کام حکومت کے اشتراک و تعاون کے بغیر اعلیٰ ترین سطح پر کئے جا سکتے تھے' جیسا کہ بعض قومیں انجام دے رہی ہیں۔ (ص30)

انگریزوں کے خلاف جہاد کی تاریخ

ہندوستان میں جب انگریزوں کا نفوذ بڑھ گیا تو شاہ عبدالعزیز دہلوی نے 1806ء میں یہ فتویٰ دیا کہ ہندوستان دار الحرب ہو چکا ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ہندوستان میں اسلام خطرہ میں ہے۔ اس لئے مسلمانوں کا یہ شرعی فرض ہو چکا ہے کہ وہ انگریزوں سے لڑ کر انہیں نکالیں اور ملک کو ان کے فساد سے پاک کریں۔

جس وقت یہ انتہائی فتویٰ دیا گیا اس وقت مسلم معاشرہ مکمل طور پر شخصیت پرستی میں مبتلا ہو چکا تھا۔ چنانچہ اس فتوے کے خلاف کوئی کھلی تنقید سامنے نہیں آئی۔ حتیٰ کہ کسی نے یہ کہنے کی بھی جرات نہیں کی کہ اتنا بڑا اعلان شخصی طور پر نہیں کیا جا سکتا' اس کے لئے علماء کا ایک نمائندہ اجتماع ہونا چاہئے۔

یہ فتویٰ جاری رہا۔ یہاں تک کہ 1831ء میں سید احمد بریلوی نے اپنے ساتھیوں کو لے کر عملی جہاد کیا۔ جس میں تمام کے تمام لوگ ہلاک ہو گئے۔ اس وقت مسلمانوں کے درمیان شخصیت پرستی اپنی آخری حد پر تھی۔ لوگ "بڑوں" کے خلاف بولنا تو درکنار سوچنا بھی نہیں جانتے تھے۔ اس وقت صرف ایک عالم میر محبوب علی دہلوی (1200-1280ھ) نکلے جنہوں نے سید صاحب سے کہا کہ جہاد کا فیصلہ کشف اور خواب کی بنیاد پر نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا فیصلہ صرف شوریٰ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ مگر شخصیت پرستی کی فضا کی بنا پر ان کی بات بے وزن ہو کر رہ گئی۔

اس کے بعد 1857ء میں جب علماء دیوبند نے انگریزوں کے خلاف مسلح جہاد کیا۔ اس وقت بھی ایک عالم شیخ محمد صاحب نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے اس کو ناجائز بتایا۔ ان کا کہنا تھا کہ حریف کے مقابلہ میں ہماری تیاری کچھ نہیں ہے۔ اس لئے عملاً یہ جنگ نہیں بلکہ خودکشی ہو گی۔ مگر اس بار بھی شخصیت پرستی رکاوٹ بنی اور ان کی بات غیر موثر ہو کر رہ گئی۔

اس کے بعد 1914ء میں عرب عالم محمد رشید رضا دیوبند آئے۔ یہاں انہوں نے اپنی تقریر میں انگریزوں کے خلاف جہاد سے اختلاف کیا اور کہا کہ اس کی بجائے آپ کو دعوت کا کام کرنا چاہئے۔ مگر ان کی یہ رائے "اکابر" کی رائے سے ٹکراتی تھی۔ اس لئے کسی نے اس کی طرف بھی توجہ نہیں دی۔ رشید رضا کی تقریر صرف دارالعلوم دیوبند کی سالانہ روداد کا ایک غیر اہم حصہ بن کر رہ گئی۔

انگریزوں کے خلاف جہاد کا یہ عمل مختلف صورتوں میں بلا انقطاع جاری رہا۔ یہاں تک کہ 1919ء میں مہاتما گاندھی نے آکر اس کو ختم کیا۔ بے فائدہ جنگ کا یہ خاتمہ "اجتہاد" ہی کے ذریعہ ممکن ہوا۔ اگرچہ یہ ایک سیکولر اجتہاد تھا نہ کہ کوئی شرعی اجتہاد۔

علماء اپنی غیر مجتہدانہ سوچ کے تحت صرف ایک ہتھیار کو جانتے تھے۔ اور وہ تشدد کا ہتھیار تھا۔ انہیں خبر نہیں تھی کہ ان کی جدوجہد آزادی کے لئے موجودہ زمانہ میں ایک عظیم تر نظریاتی ہتھیار وجود میں آچکا ہے۔ یہ ہتھیار وہ ہے جس کو حکومت خود اختیاری (Self Determination) کہا جاتا ہے۔

اس پورے معاملہ پر غور کیجئے تو معلوم ہو گا کہ ہمارے تمام علماء سو سال سے بھی زیادہ عرصہ تک جہاد کے نام پر ایک ایسے خونیں عمل میں مشغول رہے جس کا کوئی بھی نتیجہ تباہی کے سوا کچھ اور نکلنے والا نہ تھا۔ اس خونیں جہاد کے دوران انہوں نے برصغیر ہند کے مسلمانوں کو ناقابل بیان تباہی سے دوچار کیا۔ یہ صرف مہاتما گاندھی تھے جنہوں نے ان کو اس تباہ کن غار سے باہر نکالا۔ (ص42-41)

تشخص کا بحران

مسلم علماء اور دانشور اپنے آپ کو "خلفاء اللہ فی الارض" کی حیثیت سے دوبارہ قائم کرنا چاہتے تھے۔ جب وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوئے تو اب وہ مایوسی اور جھنجلاہٹ کی نفسیات میں مبتلا ہیں۔ وہ ساری دنیا میں اپنے آپ کو بے جگہ محسوس کر رہے ہیں۔ یہی وہ حالت ہے جس کو تشخص کے بحران کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ بحران فرضی ہے' اور وہ ذہنی تخیل اور خارجی صورت حال کے درمیان عدم مطابقت کی پیداوار ہے۔

اس صورت حال نے مسلمانوں کو ایک عجیب و غریب قسم کی فکری دلدل میں پھنسا دیا ہے۔ وہ چونکہ ایک ہی ملی نشانہ سے واقف ہیں' اور وہ غلبہ و قیادت کا نشانہ ہے۔ اس لئے اب ان کو وہی آوازیں اپیل کرتی ہیں جس میں ان کی اس مخصوص نفسیات کی غذا موجود ہو۔ جو رہنما بڑے بڑے الفاظ بولیں' جو ہائی پروفائل میں کلام کریں۔ جو عظمت کے سبز باغ دکھائیں' وہی مسلمانوں کے اندر قبولیت حاصل کرتے ہیں۔ لو پروفائل میں کلام کرنے والے رہنما موجودہ مسلمانوں کے درمیان قبولیت کا مقام حاصل نہیں کر پاتے۔ جذباتی سیاست مسلمانوں میں خوب مقبول ہوتی ہے اور حقیقت پسندانہ سیاست ان کے درمیان غیر مقبول ہو کر رہ جاتی ہے۔

(ص45)

ہاتھ میں کلاشنکوف

عام تاثر یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان ایک جنگ جو قوم بن گئے ہیں۔ اس جنگ جوئی میں کوئی براہ راست طور پر شریک ہے اور کوئی بالواسطہ طور پر۔ مسلمانوں کے محبوب رہنما اقبال نے اس ذہن کو ان الفاظ میں بیان کیا تھا۔

تیغوں کے سایہ میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

مسلم نوجوان آج کل ساری دنیا میں گن اٹھائے ہوئے ہیں اور دنیا بھر کے مسلم دانشور اور علماء اس کو عملاً جہاد کہہ کر یا کم از کم خاموش رہ کر اس کی تصدیق کر رہے ہیں۔ ان نوجوانوں کا ترانہ ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

دل میں ہے اللہ کا خوف
ہاتھ میں ہے کلاشنکوف

یہ جنگجویانہ اسلام یقینی طور پر خدا اور رسول کا اسلام نہیں۔ خدا اور رسول کا اسلام رحمت کلچر پیدا کرتا ہے نہ کہ گن کلچر۔ پھر اس قسم کا اسلام کہاں سے آیا۔ یہ نظریاتی طور پر اسی لٹریچر سے ماخوذ ہے جس کا اوپر ذکر ہوا۔ موجودہ زمانہ میں اس پر مزید اضافہ اسلام کی وہ انقلابی تعبیر ہے جو سید قطب اور سید ابوالاعلیٰ مودودی جیسے لوگوں نے پیش کی ہے۔ قدیم لٹریچر میں یہ چیز صرف فکری کمی کے درجہ میں تھی' مگر جدید سیاسی اور انقلابی تشریح نے اس میں اضافہ کر کے اس کو فکری برائی کے درجہ تک پہنچا دیا۔

ایک پیشگوئی

اسلام کے ابتدائی دور میں تلوار کو انتہائی مجبورانہ طور پر اور بہت محدود دائرہ میں استعمال کیا گیا تھا۔ مگر بعد کے زمانہ کے لئے پیغمبر اسلام نے پیشگی طور پر یہ خبر دے دی تھی کہ آئندہ اہل اسلام کو تلوار کی طاقت استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ امن کی طاقت ہی فتوحات کے لئے کافی ہو جائے گی۔

صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہو گی' یہاں تک کہ تمہارے ستر ہزار افراد ایک شہر میں پہنچیں گے۔ وہ نہ کسی ہتھیار سے لڑیں گے اور نہ کوئی تیر ماریں گے' وہ صرف لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے اور قلعہ کی دیواریں گر پڑیں گی۔

(صحیح مسلم بشرح النووی 43/18)

موجودہ زمانہ میں یہ پیشگوئی کامل طور پر پوری ہو چکی ہے۔ آج وہ تمام پرامن اسباب پوری طرح ظاہر ہو چکے ہیں جن کو استعمال کر کے اس طرح کسی مقصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے کہ نہ کسی کا خون بہایا گیا ہو اور نہ کسی کے اوپر تشدد کیا گیا ہو۔ جاپان' ہندوستان' ساؤتھ افریقہ اس کی واضح مثالیں ہیں۔

اسلامی مقصد کے لئے یہ پرامن ذرائع مزید اضافہ کے ساتھ کارآمد ہیں۔ کیونکہ اسلام کے پاس اسی کے ساتھ ایک اور تسخیری قوت موجود ہے جو کسی اور کے پاس نہیں' یہ آئیڈیالوجی ہے۔ اسلام اس اعتبار سے آئیڈیالوجیکل سپر پاور کی حیثیت رکھتا ہے۔

بے فائدہ جنگیں

ہندوستان کے انگریز حکمرانوں سے خونیں جنگ شروع ہوئی۔ یہ جنگ مختلف صورتوں میں تقریباً سو سال تک جاری رہی۔ 1831ء میں سید احمد بریلوی کی جنگ اور 1857ء میں علماء دیوبند کی جنگ' اور اس طرح کی دوسری لڑائیاں اس کی مثال ہیں۔ انگریزوں سے براہ راست مسلح ٹکراؤ جب ناکام ہو گیا تو علماء نے بیرونی ملکوں (افغانستان' ترکی وغیرہ) کی مدد سے اس کو جاری رکھا جس کو ریشمی رومال کی تحریک کہا جاتا ہے۔ مگر وہ بھی مکمل طور پر ناکام رہا۔

مگر جیسا کہ معلوم ہے' اس سو سالہ جنگ سے کسی قسم کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ بلکہ مسلمانوں کی تباہی میں مزید بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔ آخر کار 1920ء کے لگ بھگ زمانہ میں مہاتما گاندھی ظاہر ہوئے۔ انہوں نے متشددانہ جدوجہد (Violent Struggle) کے بجائے پرامن جدوجہد (Peaceful Struggle) کا نعرہ دیا۔ یہ نعرہ بیشتر علماء کی سمجھ میں آگیا۔ مثلاً مولانا محمود حسن دیوبندی' مولانا حسین احمد مدنی' مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ' علماء ہند کی 99 فیصد تعداد نے اس کو قبول کر لیا۔ (ص103)

تعلیمی جہاد

موجودہ زمانہ میں کچھ مسلم اہل فکر اٹھے جنہوں نے دور جدید کے لحاظ سے جہاد کی تعبیر پیش کی۔ مثلاً 1857ء کے بعد سرسید احمد خاں نے ہندوستان کے مسلمانوں سے یہ کہا کہ تم لوگ تعلیمی جدوجہد کرو۔ یہی اس وقت کرنے کا سب سے بڑا کام ہے۔ اگر تم تعلیم یافتہ ہو گئے تو تمہارے تمام دینی اور دنیوی مسائل اپنے آپ حل ہو جائیں گے۔

اسی طرح 1912ء میں علامہ سید رشید رضا (صاحب المنار) دیوبند آئے۔ اس وقت ہندوستان کے علماء انگریزوں کے خلاف سیاسی جہاد میں مشغول تھے۔ سید رشید رضا نے کہا کہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک محمد داؤد

ریڈیائی تابکاری کے نقصانات اور انکا علاج

نظام قدرت ثانیہ سے جماعت احمدیہ کی محبت کا یہ بھی ایک دلکش منظر ہے کہ حضرت صاحب نے خطبہ جمعہ 29 مئی 98ء میں ایٹمی تابکاری کے اثرات سے بچنے کے لئے ہومیو پیتھک ادویات تجویز فرمائیں اور فرمایا کہ کثرت سے ان کی تشہیر کی جائے۔ تو کئی احباب نے ان کی مفت تقسیم شروع کر دی۔ بعض احباب نے ان ادویہ سے متعلق معلومات اشاعت کے لئے بھجوائی ہیں۔ ان سب کے شکریہ کے ساتھ مندرجہ ذیل تحریر شائع کی جا رہی ہے۔

انسانی بافتوں' خلیوں اور اعضاء میں نیوکلیائی تابکاری کی وجہ سے جو نقصانات ہوتے ہیں وہ ریڈیائی تابکاری Radiation Damage کے نقصانات کہلاتے ہیں۔ ان نقصانات کا انحصار جسم پر اثر کرنے والی تابکاری کی شدت اور طاقت پر ہوتا ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارا جسم تابکاری کی ایک شدت کو وصول کر لے مگر ہمیں اس کے بارے میں علم بھی نہ ہو۔

چھوٹے موٹے نقصانات کو ہمارے جسم کے خلیے خود مرمت کر لیتے ہیں مگر جین میوٹیشن (Gene Mutation) یعنی جین کی ٹوٹ پھوٹ) ناقابل مرمت ہے۔ اس تابکاری کی ایک عام مثال وہ الٹرا وائیلٹ شعاعیں (Ultra Violet Rays) ہیں۔ جو سورج سے زمین پر آتی ہیں۔ اور سن برن (Sun burn) کی بیماری کا سبب بنتی ہیں۔ ذیل میں تابکاری کے چند نقصانات بیان کئے جاتے ہیں۔

1۔ خلیے کے اندر ہونے والے تمام ترتعمیری یا تخریبی کام (Metabolic Functions) تابکاری کے اثر سے مکمل طور پر تبدیل ہو جاتے ہیں۔

2۔ Sometic effects یعنی جسم پر ہونے والے اثرات انسانی جسم میں سرطان جیسے موذی مرض کا سبب بن سکتے ہیں۔

3۔ انسان کا تولیدی نظام تابکاری کے اثر سے بہت متاثر ہوتا ہے اور حمل کے دوران نئے بننے والے اعضاء پر نیوکلیاتی تابکاری کی کم شدت کا بھی زیادہ اثر ہوتا ہے۔ ایسے میں ہونے والی تمام تر تبدیلیاں اگلی نسل میں بھی منتقل ہو جاتی ہیں۔

4۔ فضائی گرد میں موجود ریڈیائی ذرات سانس کے ذریعہ ہمارے پھیپھڑوں میں داخل ہو کر شدید نقصانات پیدا کرتے ہیں۔

5۔ ایک خاص نیوکلیائی عنصر سٹرانشیم (Strontium-90) جب انسانی ہڈیوں میں داخل ہو جائے۔ تو اس سے ہڈیوں کا سرطان ہو جاتا ہے۔

6۔ نیوکلیائی تجربات اور دھماکے انسانی تحفظ کے لئے شدید نقصان دہ ہیں۔ اس کے علاوہ ایٹمی ری ایکٹروں سے خارج ہونے والے ریڈیائی اثرات کینسر اور دیگر جلدی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

ظاہری طور پر ریڈیائی تابکاری کے اثرات سے بچنے کی کوئی محفوظ حد نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہومیو پیتھی کے ذریعہ سے ان کے بد اثرات سے بچنے کے لئے سامان پیدا فرما دیئے ہیں۔

علاج ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 29۔ مئی 1998ء میں تابکاری کے اثرات سے بچنے کے لئے دو ہومیو پیتھک ادویات تجویز فرمائیں۔

1۔ ریڈیم برومائیڈ Radium Bromide

2۔ کارسینوسم Carcinosim

حضرت صاحب نے فرمایا۔ جب بھی ان کا استعمال تابکاری کے شکار مریضوں پر کیا گیا تو ایسے مریض ہنستے کھیلتے ہوئے ہسپتالوں سے باہر آ گئے۔ یہ محض فرضی تعلّی نہیں بلکہ آزمودہ علاج ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہر جگہ احمدیوں کا فرض ہے کہ اپنے لئے اور دوسروں کے لئے اسے استعمال کرائیں۔ اعلان کر کے اور اشتہارات دے دے کر اس کی تشہیر کرائیں تاکہ ہندوستان اور پاکستان کے لوگ تابکاری کے خلاف ٹھوس طور پر قلعہ بند ہو سکیں۔

ذیل میں ان دونوں ہومیو پیتھک ادویات کا مختصر التعارف پیش خدمت ہے۔

RADIUM (RADIUM BROMIDE)

1897ء میں ریڈیم دریافت ہوا اور اس کی دریافت کے فوراً بعد ریڈیم برومائیڈ ($Ra Br_2$) کی ہومیو پیتھک پروونگ شائع ہو گئی۔ اس کے بعد ایک ہومیو پیتھ ڈاکٹر ڈائفن باچ (Dieffenbach) نے اس کی پروونگ شائع کی۔ مشہور برطانوی ہومیو پیتھ جان ہنری کلارک (John Henry Clarke M.D) نے بھی اس کی 30 پوٹینسی میں پروونگ کی۔

پروونگ میں جو واضح ترین علامتیں سامنے آئیں۔ ان میں سوزش وزن کی کمی' جوڑوں کی درد' جلد کی علامتوں میں خارش' جلن اگزیما اور گلنے والے زخم نمایاں ہیں۔

بعد ازاں کینسر کے مریضوں میں انتہائی مفید پائی گئی۔

کارسی نوسم CARCINOSIM

ڈاکٹر برنٹ (Burnett) نے کینسر کے مواد سے دوائی بنا کر ہومیو پیتھک پروونگ کی۔ جس کا نام کارسی نوسم رکھا۔ یہ دوا جان ہنری کلارک (John Henry Clarke M.D) کے مطابق ایسے مریض جن کو کینسر ہو یا ان کی ہسٹری میں کینسر ہو نہایت مفید پائی گئی ہے۔

رحم کا کینسر یا وہ کینسر جس میں شدید درد اور غدودوں کی سختی ہو۔ بدبودار اخراج اور اخراج خون میں بے حد فائدہ ہوتا ہے۔

بدہضمی' معدہ اور انتڑیوں میں گیس کے اجتماع اور جوڑوں کے درد میں بھی مفید ہے۔

ربوہ میں ہومیو پیتھی کے فری مراکز دارالعلوم غربی' نصیر آباد' حلقہ عزیز اور رحمت غربی سے یہ ادویات مفت دستیاب ہیں۔

بقیہ صفحہ 3

سانس نہیں لے سکتے کیونکہ مومن کی زندگی کے سانس تقویٰ کی صحت سے تعلق رکھتے ہیں جسے تقویٰ کی صحت نصیب نہ ہو تو جس طرح دمے کے مریض کا دم گھٹ جاتا ہے اس طرح روحانی لحاظ سے اس کا دم گھٹ جاتا ہے۔ پس اس دعا کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور دونوں پہلوؤں کے لحاظ سے یعنی مستقبل کے لحاظ سے بھی اور ماضی کے لحاظ سے بھی ہمیشہ سوچ کر اور غور کے ساتھ یہ دعا مانگا کریں اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ آپ کو وہ متقی بنائے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بننے کے شایان شان ہو اور آپ کی اولاد کو ایسا متقی بنائے کہ وہ آپ کی اولاد کہلانے کی شایان شان ہو۔ اور ہمیشہ ہمیش کے لئے یہ تعلقات اسی طرح دونوں سمت میں مضبوط تر ہوتے چلے جائیں لیکن ایک بیچ کا پہلو ہے جس کو اس آیت نے ہمارے سامنے رکھ دیا کہ جن میاں بیوی کے تعلقات ایک دوسرے سے تقویٰ پر مبنی نہیں ان کا نہ ماضی محفوظ ہے نہ مستقبل محفوظ ہے۔

تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہترین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہترین ہے اور دیکھو میں اپنے اہل کے لئے بہترین ہوں یعنی تم سب میں اس لئے بہترین ہوں کہ اپنے اہل کے لئے بہترین ہوں اور اہل کے لئے بہترین ان معنوں میں تھے کہ آپؐ نے ان کے تمام حقوق ادا کئے اور ایک حق کا ادنیٰ سا حصہ بھی نہیں رکھا اور اس کے ساتھ ان کے اخلاق کی نگرانی کی اور ہمیشہ مسلسل ان کی تربیت کی طرف متوجہ رہے اور بعض دفعہ راتوں کو اٹھ کر اپنی بیٹی کے گھر جایا کرتے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علیؓ کو نماز کے لئے جگایا کرتے تھے یا تہجد کے لئے جگایا کرتے تھے یعنی ایسا مستقل آپ کو اپنی اولاد کی تربیت کا دھیان تھا یا یوں کہنا چاہئے کہ لگن لگ گئی تھی کہ بلا استثناء کوئی دن ایسا نہیں ہے جب آپ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف اور اپنی اولاد کی طرف تربیت کے لحاظ سے توجہ نہ کی ہو تو خیر کم سے مراد صرف یہ نہیں ہے کہ دنیا کے معاملات میں ان کے حقوق ادا کرنے والا بلکہ خیر کم سے مراد یہ ہے کہ اول طور پر دین میں ان کے حقوق ادا کرنے والا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے والا۔ اس کے بعد جب یہ دعا کی جاتی ہے تو اس دعا میں غیر معمولی تقویت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کو قبولیت کا پھل لگنے لگتا ہے اگر اس کے بغیر دعا کریں گے تو اس کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔.....

یہ دعا مستقلاً مانگنے کی عادت ڈالیں پس اس دعا کو اس مضمون کو سمجھتے ہوئے مستقل مانگنے کی عادت ڈال لیں اور جب یہ دعا کیا کریں تو اپنے تعلقات پر نگاہ کیا کریں کہ ان کی کیا نوعیت ہے۔ آپ واقعتہً ان کو بدلنے کے لئے تیار ہیں بھی کہ نہیں۔ اگر ہیں تو کیا کوشش کر رہے ہیں اور اگر نہیں تو پھر یہ دعا کیوں مانگ رہے ہیں۔ پھر اس دعا کی کوئی حقیقت نہیں رہ جاتی۔ پس اس گہری اور تفصیلی نظر سے جب آپ صداقت کے ساتھ حالات کا جائزہ لیتے ہوئے اس دعا کے ذریعے اپنے معاشرتی تعلقات اور اہلی تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے تو بلاشبہ مجھے کامل یقین ہے کہ اس دعا کی برکتیں آپ پر آسمان سے بھی نازل ہوں گی اور زمین سے بھی اگلیں گی اور آپ کے گھر دیکھتے دیکھتے جنت نشان بن جائیں گے.........

(اقتباسات از خطبہ جمعہ 6 جولائی 1990ء)

بقیہ صفحہ 5

اس وقت کرنے کا اصل کام سیاسی جہاد نہیں ہے بلکہ دعوتی جہاد ہے۔ آپ لوگ اسلام کے پر امن دعوتی مشن کو لے کر اٹھئے۔ اس طرح آپ زیادہ بہتر طور پر اس مقصد کو حاصل کر لیں گے جس کو آپ مسلح جہاد کے ذریعہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

سرسید احمد خان اور سید رشید رضا کی یہ رائیں مجتہدانہ رائیں تھیں۔ اور بعد کے نتائج بتاتے ہیں کہ وہ بلاشبہ صحیح اجتہاد تھا۔ اگرچہ اس اجتہاد کو اس وقت قبول عام نہ مل سکا اور امت زیادہ بڑے پیمانہ پر اس راہ پر نہ چل سکی۔ اگر اس اجتہاد کو اس وقت قبول عام حاصل ہو جاتا تو یقینی طور پر آج مسلمانوں کی تاریخ اس سے مختلف ہوتی جس کو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ (ص 107-106)

تیاری کے بغیر مسلم ملکوں میں اسلامی قانون کے نفاذ کے میں ناکامی کا اصل سبب سیکولر حکمرانوں کا ظلم یا دشمنان اسلام کی سازشیں نہیں ہیں' جیسا کہ اسلام پسند حضرات ہمیشہ کہا کرتے ہیں۔ اس کا اصل سبب خود علمبرداران اسلام کی یہ غلطی ہے کہ وہ معاشرہ کو ضروری حد تک تیار کئے بغیر اسلامی قانون کے نفاذ کی مہم لے کر کھڑے ہو گئے۔ پاکستان کا تجربہ واضح طور پر اس کی تصدیق کرتا ہے۔ پاکستان میں ایک سے زیادہ بار اسلام پسندوں کو حکومت پر جزئی یا کلی قبضہ کا موقع ملا۔ مگر وہ کسی بھی درجہ میں وہاں شریعت کو نافذ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ مثلاً مفتی محمد محمود کے زمانہ (71-1970) میں صوبہ سرحد کی حکومت' جنرل محمد ضیاء الحق کے زمانہ (88-1977) میں پورے ملک کی حکومت۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ص185)

نتیجہ الٹا نکلا بیسویں صدی کے نصف آخر میں تقریباً پوری مسلم دنیا میں "اسلامی انقلاب" کی تحریکیں چلائی گئیں۔ ان تحریکوں کے قائد علماء اور اسلام پسند مفکرین تھے۔ ایران' پاکستان' مصر' سوڈان' شام' الجیریا' انڈونیشیا' بنگلہ دیش اور دوسرے بہت سے مسلم علاقوں میں اس کی مثالیں دیکھی جاسکتی ہیں۔ مگر یہ لوگ اپنے دور تحریک اور دور اقتدار دونوں میں صرف اسلام کو بدنام کرنے کا سبب بنے۔ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ حکومت الٰہیہ' اسلامی نظام اور نفاذ شریعت کے نام پر اس دور میں جو تحریکیں اٹھیں وہ صرف الٹا نتیجہ پیدا کرنے والی (Counter Productive) ثابت ہوئی ہیں۔

یہ ایک عبرتناک حقیقت ہے کہ انیسویں صدی کے نصف آخر اور بیسویں صدی کے نصف اول میں بہت سے بڑے بڑے دماغوں نے یہ اعلان کیا کہ اسلام موجودہ زمانہ کے انسانی مسائل کا حل ہے۔ مثلاً سوامی ویویکانند (1902-1863ء) جارج برنارڈشا (1950-1856ء) آرنلڈ ٹوائن بی (1975-1889ء) وغیرہ۔ مگر بیسویں صدی کے نصف آخر میں کسی بھی قابل ذکر عالمی شخصیت کی زبان سے اس قسم کا اعتراف سنائی نہیں دیتا۔

اس کی وجہ موجودہ زمانہ کے نام نہاد انقلابی رہنماؤں کی غلط نمائندگی ہے۔ اس سے پہلے عالمی مفکرین کے سامنے اسلام کے دور اول کی تاریخ تھی۔ اس سے متاثر ہو کر وہ اسلام کا شاندار تصور قائم کئے ہوئے تھے۔ مگر موجودہ زمانہ کے علماء اور رہنماؤں نے اسلام کے نام پر جو بے معنی تحریکیں اٹھائیں وہ صرف انسانیت کے مصائب میں اضافہ کا سبب بنیں۔ زمانہ حاضر کے ان نام نہاد نمائندگان اسلام کے نمونوں کو دیکھ کر لوگ اسلام سے بیزار ہو گئے۔ ان کا یہ تاثر ختم ہو گیا کہ اسلام موجودہ زمانہ میں انسانی فلاح کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ (ص 187-188)

☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈسپنسر کی آسامی

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈسپنسر کی ایک آسامی خالی ہے۔ ایسے احباب جو کوالیفائیڈ ڈسپنسر ہوں اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہوں۔ اپنی اسناد اور تجربہ کا سرٹیفکیٹ ساتھ لے کر مورخہ 20۔جون 1998ء کو انٹرویو کے لئے ایڈمنسٹریٹر کے دفتر میں پہنچ جائیں۔

انٹرویو کا وقت صبح 00-9 بجے ہے۔ دوران سروس ان کی 3220-60-2020 روپے تنخواہ اور مبلغ ۔/500 روپے ماہوار الاؤنس ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تقریب شادی

○ 19۔ جولائی 1995ء کو مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب نے عزیزہ ڈاکٹر نصرت محمود صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ایم ایس سی اقبال پارک لاہور کینٹ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح عزیز عامر حکیم صاحب ابن مکرم عبدالحکیم صاحب ڈوگر ڈیفنس سوسائٹی لاہور کینٹ کے ساتھ پانچ لاکھ روپے حق مہر پر قرار پایا۔ محترمہ ڈاکٹر نصرت محمود صاحبہ مکرم ماسٹر شاہ دین صاحب (وفات یافتہ) آف تلونڈی جھنگلاں سابق ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول قادیان کی پوتی اور مکرم چوہدری رحیم بخش صاحب (وفات یافتہ) آف تلونڈی جھنگلاں رفیق بانی سلسلہ کی پڑپوتی ہیں۔ عزیز عامر حکیم صاحب مکرم ماسٹر چراغ محمد صاحب (وفات یافتہ) آف کھارا سابق ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول قادیان کے پوتے ہیں۔ 3۔ اپریل 1998ء کو شادی کی بابرکت تقریب ہوئی۔

اگلے روز مکرم عبدالحکیم صاحب ڈوگر نے دعوت ولیمہ (بصورت مشروبات) کا اہتمام کیا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس شادی کو بہت بابرکت بنائے۔ آمین۔

○ مکرم محمد منور خان صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم خان صاحب آف رحمان پورہ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ ڈاکٹر عائشہ ناصر صاحبہ بنت مکرم پروفیسر ناصر احمد خان صاحب آف پشاور حال کلیم منزل ربوہ بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے مورخہ 16۔ مئی 1998ء کو پڑھا۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے تقریب رخصتانہ کے موقع پر دعا کروائی۔ 17۔ مئی کو لاہور میں دعوت ولیمہ (بصورت مشروبات) کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے۔

ملاقات کے اوقات

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں سے ملاقات کے اوقات کار موسم گرما میں

00-5 بجے شام تا 700 بجے شام ہیں

ملاقاتیوں سے گذارش ہے کہ وقت کی پابندی کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بازیافتہ نقدی

○ کچھ نقدی ملی ہے جس صاحب کی ہو دفتر صدر عمومی سے وصول کر سکتا ہے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امتہ المجید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب وڑائچ ایڈووکیٹ آف چک نمبر 9 پنیار ضلع سرگودھا (حال وڑائچ ٹاؤن ربوہ) مورخہ 98-6-10 بوقت 11 بجے دن وفات پا گئیں۔ موصوفہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اسی روز بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہونے پر مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ نے دعا کروائی۔

موصوفہ بہت نیک' عبادت گذار اور رحمدل خاتون تھیں۔ آپ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب دھاریوال آف چک نمبر 62 جنوبی سرگودھا کی صاحبزادی اور مکرم چوہدری نثار احمد باجوہ ایڈووکیٹ کی خوش دامن تھیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان داخلہ

○ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگویجز (N I M L) اسلام آباد نے مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ ماسٹرز۔ (انگریزی۔ اردو۔ جرمن۔ فرنچ۔ فارسی)

2۔ سرٹیفکیٹ (عربی۔ افغانی فارسی۔ بھاسا۔ چینی۔ انگریزی۔ فرنچ۔ جرمن۔ ہندی۔ جاپانی۔ فارسی۔ روسی۔ تاجک۔ ترکش۔ ازبک)

3۔ ڈپلومہ (انگریزی۔ عربی۔ دمری۔ فرنچ۔ جرمن۔ چینی۔ فارسی)

M A فارسی کرنے والے کو 1000 روپے ماہانہ سکالرشپ دیا جائے گا۔ داخلہ فارم 100 روپے کے عوض ادارہ سے یا 130 روپے بذریعہ پوسٹ منگوائے جاسکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10۔ جولائی 98ء

(نظارت تعلیم)

تبدیلی نام

○ میرے بچے کا نام مبارک احمد تھا میں نے اس کا نام تبدیل کر کے "باسل احمد مبارک" رکھ لیا ہے لہٰذا آئندہ بچے کا نام باسل احمد مبارک لکھا اور پڑھا جائے۔

مسعود احمد مبارک

کوارٹرز نمبر 18 صدر انجمن احمدیہ

پروگرام ہائیکنگ کلب خدام الاحمدیہ پاکستان

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام ہائیکنگ کلب پاکستان درج ذیل پروگرام کے مطابق گروپس بھجوا رہا ہے۔

نام ٹریک	تواریخ
دوودی پت لیک	یکم تا 8 جولائی
ھانس گلی + منور گلی	20 جون تا 28 جون
بانس گلی	یکم تا 8۔ جولائی
سپت گلی	یکم تا 8 جولائی
موسیٰ کا مصلیٰ	12 تا 19 جولائی
ملکہ پربت راؤنڈ ٹریک	22۔ تا 29۔ جولائی

یہ تمام ٹریکس 15 سال سے 35 سال کی عمر کے تمام خدام کر سکتے ہیں جنہوں نے کبھی ٹریکنگ نہ کی ہو وہ بھی ان میں شامل ہو سکتے ہیں۔

فی کس فی یوم اندازہ خرچ ۔/225 روپے ہے۔

دادریلی	4 تا 12 اگست
کچی کنی	4 تا 12 اگست
دیانتر	18 تا 28 اگست
مزینو پاس	18 تا 30 اگست
نلتر	15 تا 25 اگست

18 سال سے 35 سال کی عمر کے وہ خدام جو ٹریکنگ کا تجربہ رکھتے ہوں شامل ہو سکتے ہیں۔ فی کس فی یوم اندازہ خرچ ۔/275 روپے ہے۔ 10۔ سال سے بڑی عمر کے اطفال کی کیمپنگ کے کورسز 5 دن پر مشتمل ہوں گے۔ ایک فرد کے لئے اندازہ خرچ فی یوم تقریباً ۔/200 روپے ہے۔

مہوڈنڈ	26 تا 30 جون
لالہ زار	4 تا 8 جولائی
شوگران	25 تا 29 جولائی
ناران سیف الملوک	25 تا 29 جولائی

خواہش مند خدام اپنی مجوزہ تواریخ اور پروگرام سے کم از کم دو ہفتہ قبل ہائیکنگ کلب کے درج ذیل نمائندگان سے یا براہ راست مرکز سے رابطہ قائم فرمائیں۔

ربوہ۔ مکرم منصور احمد صاحب کوارٹر نمبر 39 تحریک جدید ربوہ ۔Ph-211721 لاہور۔ مکرم موید ایاز احمد صاحب 69۔ چوبرجی پارک لاہور۔7418848

پشاور۔ مکرم ملک لمعان الحق صاحب پوسٹ بکس نمبر 1118 پشاور کینٹ 271808

خاکسار

شبیر احمد ثاقب

فون دفتر۔212349

فون گھر۔213089

انچارج ہائیکنگ کلب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ :11 جون-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

12جون غروب آفتاب	7-17
13جون طلوع آفتاب	4-59

عالمی خبریں

بھارت کے دو مغربی صوبوں گجرات اور راجستھان میں بحیرہ عرب سے اٹھنے والے شدید سمندری طوفان" سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 400 سے تجاوز کر گئی ہے جبکہ 150 افراد لاپتہ اور ایک ہزار زخمی ہو گئے ہیں۔ سمندری طوفان کی رفتار 150 کلو میٹر فی گھنٹہ تھی۔ وسیع علاقے میں درخت گرنے سے سڑکیں بند ہو گئیں۔ لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچانے کا کام معطل ہو گیا ہے۔ چار شمالی صوبوں میں موسلادھار بارشیں ہو رہی ہیں۔

چین نے کہا ہے کہ بھارت غیر مشروط اور فی الفور ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدوں پر دستخط کر دے۔

فرانس کے صدر نے کہا ہے کہ پاکستان پر پابندیاں لگیں تو وہ دوسرے ملکوں کو ایٹمی ٹیکنالوجی فروخت کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ پاکستان میں لاکھوں بچے اور بوڑھے بری طرح مصائب سے دو چار ہو جائیں گے۔ جس پر پاکستان اسلامی ملکوں سے مدد مانگے گا اور بدلہ میں دینے کے لئے اس کے پاس صرف ایٹمی ٹیکنالوجی ہے۔

امریکہ نے ایران اور کیوبا کو ہتھیار فراہم کرنے والی غیر ملکی کمپنیوں پر پابندی لگا دی ہے۔

انڈونیشیا میں پانچ منزلہ شاپنگ پلازہ میں اچانک آگ لگنے سے 60۔ افراد ہلاک اور بیسیوں زخمی ہو گئے ہیں۔ آگ بجلی کا سرکٹ شارٹ ہونے سے دوسری منزل پر کپڑے کی دوکان کو لگی۔ جو آناً فاناً پھیل گئی۔

امریکی صدر بل کلنٹن نے سربیا کے خلاف فوجی کارروائی کے لئے نیٹو کی فوجوں کو تیاری کا حکم دیا ہے۔

بھارت نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ کسی بھی جگہ مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ یہ بات نیویارک میں بھارت کے منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین اور وزیر اعظم واجپائی کے قریبی ساتھی جسونت سنگھ نے کہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کسی پڑوسی ملک کو توڑنے کی کوشش نہیں کر رہا۔

نائیجیریا کے نئے فوجی جنرل عبدالسلام ابو بکر نے ملک سے جلاوطنی کرنے والے باشندوں سے اپیل کی ہے وہ ملک واپس آجائیں۔

کینیڈا نے پاک بھارت مذاکرات میں مدد کی پیش کش کر دی ہے۔

عراقی صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکہ کرنا پاکستان اور بھارت دونوں کا حق تھا۔ عراقی صدر نے نواز شریف اور واجپائی کو ایک خط میں کہا ہے کہ دونوں ملک اپنے تعلقات کو کشیدہ ہونے سے بچائیں۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے فون پر وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کو بتایا ہے کہ وہ اپنے دورہ سے قبل اپنا خصوصی نمائندہ پاکستان بھجوا رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

ملکی خبریں

پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں ملک میں ہنگامی حالت کے نفاذ اور بنیادی حقوق کی معطلی کی منظوری دے دی گئی ہے۔ اپوزیشن نے مخالفت کرتے ہوئے شیم شیم کے نعرے لگائے۔ ہنگامی حالت نافذ کرنے کی قرارداد کے حق میں 164 اور مخالفت میں 49 ارکان نے ووٹ ڈالے۔ بنیادی حقوق معطل کرنے کے حق میں 166 ارکان نے ووٹ ڈالے اور 50 نے مخالفت کی۔

پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں حکومتی اور اپوزیشن ارکان کے درمیان زبانی جھڑپوں۔ الزامات اور شیم شیم کے نعروں کے بعد نوبت مار پیٹ تک پہنچ گئی۔ ارکان نے ایک دوسرے کو گندی گالیاں دیں اور گریبان پھاڑ ڈالے اور ایک دوسرے پر لاتیں اور مکے برسائے مسلم لیگ کے رکن قومی اسمبلی خواجہ آصف اور پیپلز پارٹی کے سینٹر صفدر عباسی سیکرٹری قومی اسمبلی کے ڈائس پر آپس میں گتھم گتھا ہو گئے خواجہ آصف نے صفدر عباسی کو گریبان سے پکڑ کر ڈائس سے نیچے پھینک دیا۔ جس پر اپوزیشن کے دیگر ارکان بھی آئے۔ پھر کافی دیر تک ارکان اسمبلی کے گریبان پھٹتے اور گالیوں و مکوں کا تبادلہ ہوتا رہا۔ سپیکر آرڈر آرڈر چلاتے رہے۔ مگر کسی نے نہ سنا۔

اپوزیشن نے کہا ہے ایمرجنسی کا مقابلہ کریں گے۔ غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر عوام کے حقوق چھیننے کی کوشش کی جا رہی ہے حکومت نے ہمیں للکارا ہے۔ اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔ اجمل خٹک نے کہا کہ بلوچستان حکومت کو نہ چھیڑا جائے۔ ہم وزیر اعظم کا یکطرفہ ایجنڈا تسلیم نہیں کرتے۔

سینٹ میں قائد ایوان اور وفاقی وزیر برائے مذہبی و اقلیتی امور راجہ ظفر الحق نے کہا ہے کہ ملکی سلامتی کو لاحق خطرات سے نبٹنے کے لئے ایمرجنسی ضروری تھی۔ سیاسی مخالفین کے خلاف استعمال نہیں کریں گے۔

ایمرجنسی کے خلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے ملک گیر احتجاج کا اعلان کیا ہے۔ ایمرجنسی کے خلاف تمام اپوزیشن پارٹیوں کا آپس میں تعاون ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بلوچستان کو وفاقی بجٹ سے 25 کروڑ روپے ملے اور میری کردار کشی پر 50 کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔ ایمرجنسی کے نفاذ کا واحد مقصد حزب اختلاف کو سیاسی انتقام کا نشانہ بنانا ہے۔ سہارتو حکومت کی طرح نواز شریف حکومت کا بھی خاتمہ ہو سکتا ہے۔ ایٹمی پروگرام کے خالق بھٹو مرحوم ہیں۔

وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ اقتصادی صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔ مگر ٹیکس وصولیوں اور کارپوریشنوں کا خسارہ برقرار رہا ہے۔ ملک کے اندر دولت رکھنے والوں کے لئے بجٹ سخت ہو گا۔

پشاور میں حیات آباد کے خطیبوں کی تنظیم کے صدر شیر محمد کو نامعلوم افراد نے قتل کر دیا ہے۔

ڈالر کی قیمت دو روپے بڑھ جانے سے کرنسی مارکیٹ میں کھلبلی مچ گئی۔ پاکستانی روپے کے مقابلے میں ڈالر 50 روپے 80 پیسے تک جا پہنچا۔

بہاولپور کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ملک محمد اشرف نجی دورہ پر جا رہے تھے کہ ڈرائیور نے تلخ کلامی پر گولیاں برسا دیں۔ ڈرائیور وائرلیس پر پیغام دے کر نعش سمیت تاے۔ ڈی آئی جی کے دفتر پہنچا اور انہیں بھی قتل کر دیا۔ اور بعد ازاں خود کو پولیس کے حوالے کر دیا۔

لاہور اور پنجاب کے دیگر شہروں میں کہیں بارش اور بوندا باندی سے گرمی کا زور ٹوٹ گیا ہے۔ ربوہ میں بھی گرمی میں کمی ہوئی ہے۔ تاہم ملک کے دیگر شہروں میں شدید گرمی برقرار ہے۔ محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق اس سال جولائی تا ستمبر معمول سے 30 فیصد زیادہ بارشیں ہوں گی۔

سرکاری ملازمین کی ڈاؤن سائزنگ کے لئے پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کر کے سرکاری ملازمتیں حاصل کرنے والوں کا پھر ٹیسٹ لیا جائے گا۔ مطلوبہ نمبر حاصل نہ کرنے پر انہیں نااہل قرار دے کر ملازمت سے فارغ کر دیا جائے گا۔ فارغ ہونے والے گولڈن ہینڈ شیک کی مراعات حاصل نہ کر سکیں گے۔

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ لغاری جھوٹے الزامات بند کریں۔ ہم بولے تو کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔

لاڑکانہ کے قریب کو سعید خان میں مگسی اور بروہی قبائل میں خونریز تصادم سے 10۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

کراچی میں طوفانی بارش سے جگہ جگہ بجلی کے تار ٹوٹ گئے۔ 10۔ افراد کرنٹ لگنے سے ہلاک ہو گئے 3۔ افراد پھسلن کے باعث جاں بحق اور ایک بچہ پانی کے ریلے میں بہہ گیا۔

پاک آرمی کے کور کمانڈروں کی کانفرنس جو آرمی چیف کی زیر صدارت ہوئی کے اجلاس میں سرحدی صورت حال، ایٹمی ہتھیاروں کے کمانڈ اینڈ کنٹرول اور دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس اجلاس میں کنٹرول لائن اور سرحدوں کی مجموعی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ اس اجلاس میں یہ بتایا گیا کہ پاکستان کے جوہری تجربات کے بعد اب پاکستان کا دفاع ناقابل شکست بنا دیا گیا ہے۔ اور اگر دشمن نے جارحیت کرنے کی غلطی کی تو وہ صرف اپنی بربادی کو دعوت دے گا۔ کانفرنس میں جوہری ہتھیاروں کی تیاری ان کے کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم، بری فوج کی جنرل تیاریوں اور ضروریات پر بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔

العطاء جیولرز
DT-145/C کری روڈ ڈاکٹر انتظار مہر چوک
راولپنڈی
پروپرائیٹر: طاہر محمود
844986

برقعہ کی سلائی میں حیرت انگیز کمی ~~175~~ 100 محدود مدت کیلئے
برقعہ سپیشلسٹ فینسی ٹیلرز کالج روڈ ربوہ

Tel (051) 536393
ALL ELECTRONICS
REPAIR SERVICES PLEASE VISIT
FOR REPAIR OF LONG DISTANCE
CORDLESS TELEPHONE AND
MOBILE PHONE.
57 AL FAISAL MARKET
LIAQUAT ROAD
RAWALPINDI.

بہترین موقع
ہم کالونی
وفاقی کالونی لاہور
میں 3 اور 5 مرلہ کے پلاٹ برائے فروخت
تمام سہولیات موجود، مناسب دام
SES 786 ASSOCIATES
رابطہ
زبیر خان 0300-471793

SUZUKI Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III,
Lahore. Tel. 5712119-877864

پتہ بیرون